

## 132480-سودی بینک میں کام کرنے کی وجہ سے والدہ کو ملنے والی پشن بچوں کے لیے حلال ہے؟

سوال

ایک شخص کی الہیہ اپنی والدہ کے ہمراہ مقیم ہے، اس کی والدہ ایک چیخ فیپارٹمنٹ میں کام کرتی تھی اور اب اسے پشن مل رہی ہے، میری ساس کا اصرار ہے کہ اس کی بیٹی خرچ نہ اٹھائے، تو اب اس کا کیا حل ہے؟ اس صورت حال میں وہ شخص نہ تو اپنی الہیہ کو وہاں سے لے جاسکتا ہے اور نہ ہی اسے اکیلے مکان میں رکھ سکتا ہے، ان کی ایک شیر خوار بچی بھی ہے، تو اس صورت حال میں کیا کرے؟

پسندیدہ جواب

سودی بینکوں میں ملازمت کرنا جائز نہیں ہے، اور نہ ہی اس ملازمت سے کمائی ہوئی دولت حلال ہے۔ الا کہ بینک ملازم کو اس کی حرمت کا علم نہیں تھا، تو پہلے سے کمائی ہوئی دولت اس کے لیے حلال ہوگی، اور اس میں پشن اور تغواہ سے ہونے والی کتوتی بھی حلال ہوگی، لیکن اگر اسے علم تھا تو پھر ان میں سے کچھ بھی حلال نہیں ہوگا۔

مزید کے لیے سوال نمبر: (12397) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

سودی بینک میں کام کرنے کی وجہ سے جمال حرام ہوا ہے وہ صرف کمانے والے پر حرام ہے، چنانچہ اگر کوئی جائز میں اس کمانے والے سے وہی مال لیتا ہے تو اس کے لیے وہ حرام نہیں ہوگا، لہذا بیٹی اگر اس مال میں سے کھاتے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے، اگرچہ پناہ بہتر ہے، خصوصاً ایسی صورت میں جب بجاوے کے ساتھ نصیحت، اور سودی مال سے نفرت، اور سودی طریقے سے کمائی گئی دولت سے بچنے کی تلقین شامل ہو۔

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال پوچھا گیا:

میرے والد کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، وہ ایک سودی بینک میں ملازم ہیں، اب ہمارے لیے کیا حکم ہے کہ ہم اپنے والد کی کمائی کھاپی سکتے ہیں؟ یہاں یہ بھی واضح کر دیں کہ ہمارا گھر کا ایک اور ذریعہ آمدن بھی ہے اور وہ ہے میری بڑی بہن کی تغواہ، کیونکہ وہ بھی ملازمت پیشہ ہیں، تو یہاں یہ تھیک ہے کہ ہم اپنے والد کی کمائی سے خرچ نہ لیں بلکہ اپنا خرچ بڑی بہن کی کمائی سے لیں، واضح رہے کہ ہمارا خاندان کافی بڑا ہے۔ یا یہ ہے کہ میری بہن پر ہمارے اخراجات لازم نہیں ہیں اس لیے ہم صرف اپنے والد کی کمائی سے ہی لے سکتے ہیں؟

اس کے جواب میں انہوں نے کہا:

"میرا موقف یہ ہے کہ: آپ اپنا خرچ اپنے والد سے ہی لیں، آپ کے لیے وہ حلال ہے اور آپ کے والد کے لیے حرام ہے؛ کیونکہ آپ اپنا خرچ صحیح مد میں لے رہے ہو؛ کیونکہ آپ کے والد کے پاس مال ہے آپ کے پاس تو کچھ بھی نہیں، اس لیے تم اپنے والد سے خرچ صحیح لے رہے ہو، اگرچہ اس کا گناہ، بوجھ اور وزر تمہارے والد پر ہوگا، لیکن اس گناہ کا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ دیکھیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی سے تختہ قبول کرتے ہیں، یہودیوں کا کھانا بھی کھاتے ہیں، ایسے ہی یہودی کے ساتھ لین دین بھی کرتے ہیں، حالانکہ یہودی لین دین اور حرام کھانے میں مشور تھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حلال طریقے سے کوئی کسی چیز کا مالک بن جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دیکھیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لوہنڈی بریرہ، انہیں صدقے میں گوشت دیا گیا، بنی صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت گھر آئے تو ہندیا میں گوشت پختا ہوا پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا طلب کیا، تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا لیکن اس میں گوشت نہیں تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مجھے چولے پر ہندیا نظر نہیں آئی تھی؟! تو اہل خانہ نے کہا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! لیکن اس ہندیا میں موجود گوشت بریرہ کو صدقے میں ملا تھا، اور آپ صدقے کی چیز نہیں کھاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ اس کے لیے

صدقة ہے، اور [بریرہ کی طرف سے] ہمارے لیے ہدیہ ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت تناول فرمایا، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقے کا مال کھانا حرام ہے؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور صدقہ نہیں یا بلکہ بطور تحفہ اور ہدیہ لیا ہے۔

تو ان بھائیوں کے لیے ہم کہیں گے : تم اپنے والد کی کمائی کھل کر کھانی سکتے ہو، سودی کمائی کا و بال تھارے والد پر ہی ہو گا، الا کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے دے، اور وہ توبہ کر لے، کیونکہ توبہ کرنے والے کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ " ختم شد

واللہ اعلم